ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:10 دسمبر1964

بی۔این۔تیواری

بنام

یونین آف انڈیاودیگراں

[پی۔بی۔گجیندر گڈکر، چیف جسٹس، کے۔این۔وانچو، جے۔سی۔شاہ، این۔راجا گوپالا آئینگر اور

ایس۔ایم۔سکری، جسٹسز]

مرکزی خدمات -درج فہرست ذاتوں اور قبائل کے لیے مخصوص کوٹہ -"آگے لے جائیں" قاعدہ، سال 1952 میں 1955 میں ترمیم شدہ- ترمیم شدہ قاعدہ کو غلط قرار دیا گیا-اثر۔

1950 میں وزارت داخلہ کی ایک قرارداد کے ذریعے درج فہرست ذاتوں اور قبائل کے لیے سال بہ سال پر کی جانے والی عوامی خدمات میں خالی آسامیوں کے سلسلے میں بالترتیب $12\frac{1}{2}$ اور 5 فیصد کی حد تک ریزرویشن طے کیا گیا تھا۔1952 میں ایک "کیری فارورڈ" قاعدہ متعارف کرایا گیا تھا جس کے تحت کسی خاص سال کی خالی مخصوص آسامیوں کو صرف ایک سال کے لیے آگے بڑھایا جائے گا۔1955 میں مذکورہ بالا اصول کو ایک اور اصول کے ذریعے تبدیل کر دیا گیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ کسی خاص سال کی خالی مخصوص آسامیوں کو دو سال کے لیے آگے بڑھایا جائے گا۔1960 میں یونین پبلک سروس کمیشن نے سیکشن آفیسرز کے عہدے پر ترقی کے لیے ایک محدود مسابقتی امتحان منعقد کیا تھا۔درخواست گزار جو سنٹرل سیکرٹریٹ سروس میں اسسٹنٹ تھا اس امتحان میں حاضر ہوا اور اس نے 37 واں درجہ حاصل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کیا۔ اگرچہ امتحان کے نتیجے میں 43 تقرریاں کی گئیں لیکن درخواست گزار کا تقرر نہیں کیا جا سکا کیونکہ 1955 کے "کیری فارورڈ" اصول کے تحت 28 خالی آسامیاں درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل کے امیدواروں کے ذریعے پر کی جانی تھیں۔ 1963 میں اس عدالت نے دیوداسن کے معاملے میں 1955 کے اصول کو کالعدم قرار دے دیا تھا، جس کے بعد درخواست گزار نے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست دائر کی تھی۔ انہوں نے دعوی کیا کہ 1952 کے "کیری فارورڈ" اصول کو 1955 کے اصول سے تبدیل کر دیا گیا تھا، اور مؤخر الذکر کو غیر آئینی قرار دے دیا گیا تھا، 1960 میں کوئی "کیری فارورڈ" اصول موجود نہیں تھا اور اس لیے امتحان میں ان کے عہدے کی وجہ سے انہیں سیکشن آفیسر کے عہدے پر مقرر کیا جانا چاہیے۔

حکم ہوا کہ:- (i) جب 1952 L "کیری فارورڈ" اصول کو اصول کے ذریعے تبدیل کیا گیا، تو سال 1955 میں سابقہ کا وجود ختم ہو گیا۔ 1955 کے اصول کو دیوداسن کے معاملے میں غیر آئینی قرار دیے جانے کے بعد 1960 میں جب درخواست گزار امتحان میں حاضر ہوا تو کوئی "کیری فارورڈ" کا اصول موجود نہیں تھا۔ [426 F-G]

(ii) یہ واضح ہونا چاہیے کہ دیوداس کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کا تعلق صرف حکومت ہند کی ہدایات کے اس حصے سے تھا جو "کیری فارورڈ" کے اصول سے متعلق ہے؛ اس نے کسی بھی طرح سے درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے بالترتیب $12\frac{1}{2}$ فیصد اور 5 فیصد ریزرویشن کو نہیں چھوا۔ اس ریزرویشن کو نافذ کرنا پڑا۔ ان تحفظات کی اجازت دینے کے بعد صرف 34 غیر محفوظ شدہ آسامیاں پر کرنا باقی رہ گئیں اور درخواست گزار کا عہدہ کم ہونے کی وجہ سے وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔

[426 G-H; 428 A-B]

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ٹی دیوداسن بمقابلہ یونین آف انڈیا،A.I.R۔1964 S.C۔179,

نے وضاحت کی۔

اصل دائرہ اختیار: رٹ پٹیشن نمبری110، سال1964۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست۔

درخواست گزار کی طرف سے بی سین اور بی این کرپال۔

مدعاعلیہ نمبر 1 اور 2 کی طرف سے سالیسیٹر جنرل سی۔کے۔ڈیفتری اور بی۔آر۔جی۔کے۔اچار۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس وانچو نے سنایا۔

وانچو، جسٹس۔-آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت یہ عرضی ٹی دیوداسن بمقابلہ یونین آف انڈیا ([1]) میں اس عدالت کے فیصلے کا تسلسل ہے۔درخواست گزار سنٹرل سیکرٹریٹ سروس کے گریڈ IV میں اسسٹنٹ تھا۔اگلی پوسٹ جس کی درخواست گزار کو توقع ہو سکتی تھی وہ سیکشن آفیسر (اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ) کی تھی۔سیکشن آفیسر کے عہدے پر بھرتی مندرجہ ذیل طریقے سے کی جاتی ہے:-

(i) انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس وغیرہ کے امتحانات میں نچلے درجے حاصل کرنے والوں سے براہ راست بھرتی کے ذریعے 50 فیصد۔

(ii)یونین پبلک سروس کمیشن کے وقفوں پر منعقد ہونے والے محکمہ جاتی امتحان کی بنیاد پر گریڈ IV سے ترقی کے ذریعے 25 فیصد، اور (iii) سنیارٹی-کم-فٹنس کی بنیاد پر گریڈ IV سے ترقی کے ذریعے 25 فیصد۔

فروری 1960 میں یونین پبلک سروس کمیشن نے اس سلسلے میں ایک نوٹیفکیشن جاری کیا کہ سیکشن آفیسرز کے عہدے پر ترقی کے لیے ایک محدود مسابقتی امتحان جون 1960 میں منعقد کیا جائے گا۔نوٹیفکیشن میں مزید کہا گیا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے کہ دستیاب خالی آسامیوں میں سے $12\frac{1}{2}$ فیصد کا ریزرویشن درج فہرست ذاتوں کے اراکین کے لیے اور 5 فیصد درج فہرست قبائل کے اراکین کے لیے کیا جائے گا۔ پر کی جانے والی آسامیوں کی تعداد کا اعلان بعد میں کیا جانا تھا۔ درخواست گزار اس امتحان میں بیٹھا اور کہا جاتا ہے کہ اس نے میرٹ کے لحاظ سے 37 واں مقام حاصل کیا ہے۔ بعد میں یونین پبلک سروس کمیشن کی طرف سے ایک پریس اعلامیہ جاری کیا گیا جس میں کہا گیا کہ پر کی جانے والی متوقع آسامیوں کی تعداد 48 تھی جن میں سے 32 درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے مخصوص تھیں اور 16 غیر محفوظ تھیں۔ تاہم بالآخر یونین پبلک سروس کمیشن نے تقرری کے لیے 45 ناموں کی سفارش کی، جن میں سے 16 غیر محفوظ تھے اور 29 درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے خالی آسامیوں کے لیے مخصوص تھے۔ تاہم، آخر کار، حکومت نے صرف 43 تقرریاں کیں، جن میں سے 15 غیر محفوظ شدہ کوٹے میں اور 28 مخصوص کوٹے میں تھیں۔ درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے یہ بھاری ریزرویشن "کیری فارورڈ" اصول کی بنیاد پر بنایا گیا تھا جو 1955 سے نافذ ہوا تھا۔

13 ستمبر 1950 کو وزارت داخلہ کی قرارداد کے مطابق درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے ریزرویشن بالترتیب $12\frac{1}{2}$ اور 5 فیصد مقرر کیا گیا تھا، بغیر کسی 'کیری فارورڈ' کے اصول کے۔ تاہم 1952 میں اس سلسلے میں مندرجہ ذیل شرائط میں اضافی ہدایات جاری کی گئیں:-

"5(3). اگر ان طبقوں کے امیدواروں کی کافی تعداد، جن کے لیے ریزرویشن کیے گئے ہیں، جو زیر بحث عہدے پر تقرری کے اہل ہیں اور بھرتی کرنے والے حکام کے ذریعے خالی آسامیوں کے مخصوص کوٹے میں تقرری کے لیے ہر لحاظ سے موزوں سمجھے جاتے ہیں، دستیاب نہیں ہیں تو جو خالی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

آسامیاں باقی ہیں انہیں غیر محفوظ سمجھا جائے گا اور بہترین دستیاب امیدواروں کے ذریعے پر کیا جائے گا؛ لیکن اسی طرح خالی آسامیوں کی تعداد اگلے سال ان طبقوں کے لیے مخصوص کی جائے گی جن کی خالی آسامیاں اس طرح اس تعداد کے علاوہ پر کی جاتی ہیں جو قرارداد میں موجود احکامات کے تحت ان کے لیے اصل میں مخصوص کی جائیں گی۔

"5 (4). اگر ان طبقوں کے مناسب اہل امیدوار جن کے لیے ریزرویشن کیے گئے ہیں، مذکورہ بالا شق (3) کے تحت پچھلے سال سے آگے بڑھائی گئی خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے دوبارہ دستیاب نہیں ہیں، تو ان کے ذریعے نہ پر کی گئی خالی آسامیوں کو غیر محفوظ سمجھا جائے گا اور ان خالی آسامیوں میں کیے گئے ریزرویشن ختم ہو جائیں گے۔"

ان ہدایات کے نتیجے میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے مخصوص آسامیاں جو ایک امتحان میں پر نہیں کی جاسکتیں انہیں اگلے امتحان کے لیے آگے بڑھایا جائے گا۔ لیکن اگر درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل کے امیدواروں کی کافی تعداد اگلے سال کی خالی آسامیوں اور خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے دستیاب نہ ہوتی تو خالی آسامیوں کو غیر محفوظ سمجھا جاتا اور ان خالی آسامیوں میں کیا گیا ریزرویشن ختم ہو جاتا۔ اس طرح 1952 کی ہدایات کے مطابق کیری فارورڈ صرف دو سال کے لیے تھا اور اس کے بعد کوئی کیری فارورڈ نہیں تھا۔ تاہم 1955 میں حکومت نے کیری فارورڈ قائدہ میں مزید تبدیلی کی اور ہدایات کے پیراگراف 5(3) اور 5(4)، سال 1952 کو اس طرح تبدیل کیا گیا:

"5 (3) (a)۔ اگر بھرتی کے حکام کے ذریعہ مناسب سمجھے جانے والے امیدواروں کی کافی تعداد ان طبقوں سے دستیاب نہیں ہے جن کے لیے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کسی خاص سال میں ریزرویشن کیا جاتا ہے، تو خالی آسامیوں کو غیر محفوظ سمجھا جانا چاہیے اور بہترین دستیاب امیدواروں کے ذریعے پر کیا جانا چاہیے۔

اس طرح غیر محفوظ کے طور پر سمجھی جانے والی مخصوص آسامیوں کی تعداد کو اس تعداد میں اضافی کوٹے کے طور پر شامل کیا جائے گا جو اگلے سال عام کورس میں مخصوص کی جائے گی؛ اور جس حد تک اس اضافی کوٹے کے خلاف اس سال منظور شدہ امیدوار دستیاب نہیں ہیں، اگلے دوسرے سال میں مخصوص آسامیوں کی تعداد میں اسی طرح کا اضافہ کیا جانا چاہیے۔

"اس طرح سال 1954 میں مخصوص آسامیوں کی تعداد، جنہیں اس سال مناسب امیدواروں کی کمی کی وجہ سے غیر محفوظ سمجھا گیا تھا، 1955 میں مخصوص آسامیوں کی عام تعداد میں شامل کر دی جائے گی۔ 1955 میں ان آسامیوں کے خلاف کسی بھی بھرتی کو سب سے پہلے 1954 سے آگے بڑھائے گئے اضافی کوٹے کے خلاف شمار کیا جائے گا۔ اگر تاہم 1955 میں بھی مناسب امیدوار دستیاب نہیں ہیں اور اس کے مطابق اس سال خالی آسامیوں کی ایک مخصوص تعداد کو 'غیر محفوظ شدہ' سمجھا جاتا ہے، تو 1956 میں مختص کی جانے والی خالی آسامیوں کی کل تعداد 1954 اور 1955 سے آگے بڑھائے گئے کوٹے کا غیر استعمال شدہ توازن اور 1956 میں مختص کی جانے والی خالی آسامیوں کا عام فیصد ہوگا۔ تاہم، غیر استعمال شدہ کوٹہ کو دو سال سے زیادہ عرصے تک اس طریقے سے آگے نہیں بڑھایا جائے گا۔

" مخصوص آسامیوں کی سالانہ رپورٹ جسے درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل کے مناسب امیدواروں کی کمی کی وجہ سے غیر محفوظ سمجھا جاتا تھا، پہلے سے مقرر کردہ سالانہ فرقہ وارانہ واپسی کے ساتھ ضمیمہ I کے طور پر منسلک فارم میں وزارت داخلہ کو ارسال کی جانی چاہیے۔ اس کے علاوہ وزارتیں خود اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مناسب اقدامات کریں گی کہ ریزرویشن

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے قوانین پر عمل کرنے میں ماتحت حکام کی طرف سے کسی بھی طرح کی غلطی پر وزارت کے اندر ہی جائزہ لینے والے اتھارٹی کا جلد از جلد دھیان نہ جائے۔

"(b) مناسب درج فہرست ذات کے امیدوار کے دستیاب نہ ہونے کی صورت میں، ایک درج فہرست قبائل کے امیدوار کو مخصوص خالی جگہ پر مقرر کیا جا سکتا ہے اور اس کے برعکس فہرست کے بعد کے نکات میں ترتیب پذیر کے تابع ہے۔"

اس تبدیلی کا نتیجہ دو سال کے لیے خالی آسامیوں کو آگے بڑھانا تھا اور اس طرح تیسرے سال میں درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل کے امیدواروں کے ذریعے پر کی جانے والی آسامیاں پچھلے دو سالوں سے غیر استعمال شدہ بقایا رقم کے علاوہ تیسرے سال میں مخصوص خالی آسامیوں کا عام فیصد ہوں گی۔ اصول کے برعکس، سال 1952 میں، اس اصول میں کسی خامی کی گنجائش نہیں تھی لیکن کہا گیا تھا کہ غیر استعمال شدہ کوٹے کو تاہم اس طریقے سے دو سال سے زیادہ عرصے تک آگے نہیں بڑھایا جائے گا۔ 1955 کے اصول کے متبادل کا نتیجہ یہ ہوا کہ 1952 کے اصول کے پیراگراف 5(3) اور 5(4) کا وجود ختم ہو گیا اور 1955 کے اصول کے مطابق یونین پبلک سروس کمیشن نے اعلان کیا جیسا کہ پہلے ہی اشارہ کیا گیا تھا کہ 48 متوقع آسامیوں میں سے 16 غیر محفوظ ہوں گی اور 32 درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل کے امیدواروں کے لیے مخصوص ہوں گی۔ اس ریزرویشن پر دیوداسن ([1]) کے معاملے میں اعتراض کیا گیا اور اس عدالت نے کیری فارورڈ قاعدہ، سال 1955 (1952 کے اصول کے پیراگراف 5(3) اور 5(4) کی جگہ) کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دے دیا کہ 1955 میں ترمیم شدہ کیری فارورڈ قاعدہ غیر آئینی تھا۔ دیوداسن کے معاملے ([1]) میں اس اعلان کے علاوہ کوئی اور راحت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نہیں دی گئی کہ 1955 کا کیری فارورڈ قاعدہ غیر آئینی تھا۔ تاہم امید ظاہر کی گئی کہ متعلقہ محکمہ اس عدالت کے فیصلے کو مناسب طریقے سے نافذ کرے گا۔

درخواست گزار کا دعوی ہے کہ دیوا داسن کے معاملے ([1]) میں اس عدالت کے فیصلے کا اثر یہ ہے کہ کوئی کیری فارورڈ کا قاعدہ موجود نہیں ہے کیونکہ 1955 کے کیری فارورڈ کے اصول کو اس عدالت نے ختم کر دیا تھا اور 1952 کے اصول کا وجود حکومت ہند کی طرف سے 1955 میں کیے گئے متبادل کے ذریعے ختم ہو گیا تھا۔ درخواست گزار نے مزید دلیل دی کہ سال 1952 یا سال 1955 میں دیوداسن کے معاملے ([1]) میں اس عدالت کے فیصلے کے بعد کوئی کیری فارورڈ کا اصول نہ ہونے کے پیش نظر حکومت ہند 1960 میں ہونے والے امتحان کے لیے ریزرویشن کے معاملے میں جو کچھ کر سکتی تھی وہ درج فہرست ذاتوں کے لیے $12\frac{1}{2}$ فیصد اور درج فہرست قبائل کے لیے 5 فیصد خالی آسامیاں محفوظ کرنا تھا۔ متبادل میں یہ پیش کیا گیا ہے کہ اگر کیری فارورڈ رول، سال 1952 اب بھی موجود سمجھا جاتا ہے تو یہ قاعدہ بھی آئین کے آرٹیکل 16 کی خلاف ورزی ہے۔ درخواست گزار آخر کار دعوی کرتا ہے کہ کیری فارورڈ رولز، سال 1952 اور 1955 ان کے راستے سے باہر ہونے کی وجہ سے اور امتحان میں واحد ریزرویشن جو ممکن تھا، سال 1960 شیڈولڈ ذاتوں کے لیے $12\frac{1}{2}$ فیصد اور شیڈولڈ قبائل کے لیے 5 % ہونے کی وجہ سے، وہ اس بنیاد پر مقرر ہونے کا حقدار تھا۔ اس لیے وہ دعا کرتے ہیں کہ درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والے کچھ امیدواروں کی تقرریوں کو $17\frac{1}{2}$ فیصد کے مخصوص کوٹے کے علاوہ الگ کرنے کی ہدایت جاری کی جائے اور یونین پبلک سروس کمیشن کو ہدایت دی جائے کہ وہ درج فہرست ذاتوں کے لیے خالی آسامیوں کا $12\frac{1}{2}$ فیصد اور درج فہرست قبائل کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

لیے 5 فیصد مختص کرنے کے بعد مذکورہ امتحان کے نتائج کا نئے سرے سے اعلان کرے۔

یونین آف انڈیا کی جانب سے درخواست کی مخالفت کی گئی ہے اور جس اہم دلیل پر زور دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اگر کیری فارورڈ رول، سال 1952 کو غیر موجود سمجھا جائے کیونکہ اسے کیری فارورڈ رول، سال 1955 کے ذریعے تبدیل کیا گیا تھا، تو درخواست گزار امتحان میں حاصل کردہ عہدے کے پیش نظر کسی بھی صورت میں تقرری کا حقدار نہیں ہو گا۔

اس لیے جو پہلا سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا کیری فارورڈ رول، سال 1952 اب بھی موجود ہے۔ اگلا سوال یہ ہے کہ کیا کیری فارورڈ رول، سال 1952، اگر یہ اب بھی موجود ہے تو کیا وہی وجوہات غلط ہیں جو کیری فارورڈ رول، سال 1955، جیسا کہ اس عدالت نے دیوداسن کے معاملے (1) میں قرار دیا تھا۔ آخری سوال یہ ہے کہ کیا درخواست گزار تقرری کا حقدار ہو گا چاہے کیری فارورڈ رول، سال 1952 موجود ہی نہ ہو۔

ہم سب سے پہلے اس سوال پر غور کریں گے کہ کیا کیری فارورڈ رول، سال 1952 اب بھی موجود ہے۔ یہ سچ ہے کہ دیوداسن کے معاملے ([1]) میں، اس عدالت کا حتمی حکم ان شرائط میں تھا:-

"نتیجے میں درخواست جزوی طور پر کامیاب ہو جاتی ہے اور 1955 میں ترمیم شدہ کیری فارورڈ قاعدہ کو کالعدم قرار دے دیا جاتا ہے۔

تاہم اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ 1952 کے اصول کو موجود سمجھا جانا چاہیے کیونکہ اس عدالت نے کہا کہ 1955 میں ترمیم شدہ کیری فارورڈ اصول کو کالعدم قرار دیا گیا تھا۔ کیری فارورڈ رول، سال 1952 کی جگہ کیری فارورڈ رول، سال 1955 نے لے لی۔ اس متبادل پر کیری فارورڈ رول، سال 1952 واضح طور پر ختم ہو گیا کیونکہ اس کی جگہ کیری

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

فارورڈرول، سال 1955 نے لی تھی۔ اس طرح 1955 میں نئے کیری فارورڈ رول کو نافذ کر کے، حکومت ہند نے خود ہی کیری فارورڈ رول، سال 1952 کو منسوخ کر دیا۔ اس لیے جب اس عدالت نے 1955 میں ترمیم شدہ کیری فارورڈرول کو کالعدم قرار دے دیا تو اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ کیری فارورڈ رول، سال 1952 جو پہلے ہی ختم ہو چکا تھا، اس لیے کہ حکومت ہند نے خود اسے منسوخ کر دیا تھا اور 1955 میں اس کی جگہ ایک ترمیم شدہ اصول کو تبدیل کر دیا تھا، اسے بحال کیا جا سکتا تھا۔ لہذا ہماری رائے ہے کہ دیوداسن کے معاملے ([1]) میں اس عدالت کے فیصلے کے بعد کوئی کیری فارورڈ کا قاعدہ بالکل نہیں ہے، کیونکہ کیری فارورڈ کا قاعدہ، سال 1955 کو اس عدالت نے کالعدم قرار دے دیا تھا جبکہ کیری فارورڈ کا قاعدہ، سال 1952 اس وقت ختم ہو گیا تھا جب حکومت ہند نے اس کی جگہ کیری فارورڈ کا قاعدہ، سال 1955 کو تبدیل کیا تھا۔ لیکن یہ واضح کیا جانا چاہیے کہ دیوداسن کے معاملے ([1]) میں اس عدالت کے فیصلے کا تعلق صرف حکومت ہند کی ہدایات کے اس حصے سے ہے جو کیری فارورڈ کے اصول سے نمٹتا ہے۔' یہ کسی بھی طرح سے درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے بالترتیب $12\frac{1}{2}$ فیصد اور 5 فیصد پر ریزرویشن کو نہیں چھوتا ہے اور نہ ہی یہ درج فہرست ذات کے امیدواروں کے ذریعے درج فہرست قبائل کی خالی آسامیوں کو درج کرنے کو چھوتا ہے جہاں کسی خاص سال میں یا اس کے برعکس کافی تعداد میں درج فہرست قبائل دستیاب نہیں ہیں۔ لہذا دیوداسن کے معاملے ([1]) میں فیصلے کا اثر صرف کیری فارورڈ کے اصول کو ختم کرنا ہے اور اس سے درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے سال بہ سال ریزرویشن متاثر نہیں ہوتا ہے یا کسی خاص سال میں درج فہرست ذاتوں کے رکن کے ذریعے درج فہرست قبائل کی خالی آسامیوں کو پر کرنا اگر اس سال یا اس کے برعکس کافی تعداد میں درج فہرست قبائل کے امیدوار دستیاب

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نہیں ہیں۔ درج فہرست ذاتوں اور قبائل کے درمیان ریزرویشن میں اس ایڈ جسٹمنٹ کا سال بہ سال کیری فارورڈ رول سے کوئی تعلق نہیں ہے، یا تو سال 1952 جس کا وجود ختم ہو چکا تھا یا سال 1955 جسے اس عدالت نے مسترد کر دیا تھا۔ اس معاملے کے پیش نظر اس بات پر غور کرنا غیر ضروری ہے کہ آیا کیری فارورڈ رول، سال 1952 غیر آئینی ہو گا، کیونکہ یہ قاعدہ اب موجود نہیں ہے۔

یہ ہمیں آخری سوال پر لاتا ہے کہ کیا درخواست گزار اس بنیاد پر تقرری کا حقدار ہو گا کہ 1960 میں کوئی کیری فارورڈ رول موجود نہیں تھا۔ اصل میں یہ مطلع کیا گیا تھا کہ متوقع آسامیوں کی تعداد 48 تھی۔ اس بنیاد پر درج فہرست ذاتوں کے لیے 6 اور درج فہرست قبائل کے لیے 2.4 ریزرویشن ہو گا۔ لیکن چونکہ 2.4 افراد کو حاصل کرنا ناممکن ہے اور درج فہرست قبائل کے لیے ریزرویشن کم از کم 5 فیصد ہے، اس لیے وہ تین آسامیوں کے حقدار ہوں گے۔ اس طرح 48 متوقع آسامیوں میں سے 9 مخصوص آسامیاں ہوں گی اور 39 غیر محفوظ ہوں گی۔ تاہم دراصل پبلک سروس کمیشن نے صرف 45 ناموں کی سفارش کی تھی۔ 45 کی بنیاد پر، درج فہرست ذاتیں خالی آسامیوں (یعنی 6 خالی آسامیاں) کی حقدار ہوں گی جبکہ درج فہرست قبائل 2.25 خالی آسامیوں (یعنی 3 خالی آسامیاں) کے حقدار ہوں گے۔ تاہم اصل اثر میں چونکہ ریزروڈ کوٹے میں تجویز کردہ امیدواروں میں سے ایک کی موت ہو گئی اور غیر ریزروڈ کوٹے میں سے ایک امیدوار کو دوسری سروس میں مقرر کیا گیا، حکومت ہند نے صرف 43 تقرریاں کیں۔ اس بنیاد پر، درج فہرست ذاتوں کو خالی آسامیوں (یعنی 6 خالی آسامیاں) اور درج فہرست قبائل کو 2.15 خالی آسامیوں (یعنی 3 خالی آسامیاں) کا حق حاصل ہو گا۔ اس طرح اصل تقرریوں پر درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قبائل کے لیے کل ریزرویشن 9 ہو گا جبکہ 34 غیر محفوظ شدہ کوٹے کے لیے دستیاب ہوں گے۔ درخواست گزار نے غیر محفوظ شدہ کوٹے میں 37 واں مقام حاصل کیا۔ ان 37 میں سے ایک غیر محفوظ شدہ امیدوار کو دوسری سروس میں بھرتی کیا گیا تھا اور اس طرح مانا جا سکتا ہے کہ درخواست گزار کی پوزیشن بہتر ہو کر 36 ویں نمبر پر آ گئی ہے۔ اس حساب کے مطابق جو ہم پہلے ہی اشارہ کر چکے ہیں، اصل میں پر کی گئی 43 خالی آسامیوں میں سے 9 اکٹھے درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کو جائیں گی اور 34 غیر محفوظ شدہ کوٹے پر جائیں گے۔ تاہم درخواست گزار غیر محفوظ شدہ کوٹے پر 36 ویں نمبر پر تھا اور اس لیے کوئی کیری فارورڈ رول نہ ہونے کی بنیاد پر بھی غیر محفوظ شدہ کوٹے سے صرف 34 امیدواروں کو مقرر کیا جائے گا اور درخواست گزار اپنے طور پر 36 ویں نمبر پر ہونے کی وجہ سے تقرری کا دعوی نہیں کر سکتا۔ اس لیے درخواست ناکام ہو جاتی ہے۔ ان حالات میں ہم اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں دیتے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document